14

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

اور

فتنۂ قادیانیت

فتنۂ قادیانیت کے سرکوبی کے سلسلہ میں پاسبان ختم نبوت حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ کی گراں قدر خدمات کی چند اثر آفریں جھلکیاں جنہیں پڑھتے ہوئے آپ اپنے جسم و روح میں نئی ایمانی حرارت محسوس کریں گے۔

محمد متین خالد

دفاع ختم نبوت کونسل پاکستان
پی۔او۔باکس نمبر 81۔جی پی او۔دی مال۔لاہور پاکستان
www.difaekhatmenabowat.com

حضرات اولیائے عظام اور علمائے کرام، اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کا نہات بیش قیمت حصہ ہے۔ ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا۔ انہیں ایمان و تقویٰ کا علمبردار بتلایا اور واضح فرمایا کہ دنیا و آخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لیے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیبوں میں پاسبان ختم نبوت، تاجدار گولڑہ شریف حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ شامل ہیں۔ آپ کا شمار ان نابغہ روزگار ہستیوں میں ہوتا ہے جو احیائے اسلام اور تجدید دین کے باعث محی الدین تھے۔ آپ علم و عرفان اور شریعت و طریقت، دونوں میں جامع تھے۔

حضرت پیر مہر علی شاہؒ اپنے دور کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جن کا شجرہ نسب 25 واسطوں سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور 36 واسطوں سے سیدنا حضرت امام حسنؓ سے ملتا ہے۔ آپ کے اسلاف میں سے ایک بزرگ ضلع انبالہ (بھارت) سے نقل مکانی کر کے راولپنڈی سے چند میل دور بمقام گولڑہ شریف آباد ہوگئے۔ یہ ان کے بزرگوں کا روحانی فیض تھا کہ آپ بہت جلد گرد و نواح میں مقبول ہو کر مرجع خلائق بن گئے اور یہ سلسلہ فیوض و برکات اس چھوٹے سے گاؤں میں آج بھی جاری و ساری ہے۔

1890ء میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے مستقل طور پر مدینہ طیبہ میں سکونت پذیر ہونے کا ارادہ کرلیا۔ لہٰذا اس غرض سے حج کا سفر کیا۔ مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بہت خوش ہوئے کہ اب زندگی کی باقی تمام بہاریں گنبد خضرا کی ٹھنڈی چھاؤں تلے گزاریں گے۔ اسی روز حضور نبی کریم ﷺ پیر مہر علی شاہؒ کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: ''مہر علی، ہندوستان میں مرزا قادیانی میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ واپس جاؤ اور اس فتنہ کا سدباب کرو۔''

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ نبی اپنے امتی کو ہمیشہ اعلیٰ و ارفع کام کا حکم دیتا ہے۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، جبکہ بیت اللہ شریف میں ایک نماز ادا کرنے پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ لیکن یہاں حضور نبی کریم ﷺ اپنے ایک امتی کو حکم دے کر قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے واپس ہندوستان بھیج رہے ہیں۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ تحفظ ختم نبوت کا کام جہاد عظیم ہے۔ اس کام سے

بڑھ کر کوئی کام ''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' کی تعریف پر پورا نہیں اترتا۔ جو کوئی شخص دنیا کے کسی خطے میں تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے، اسے بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی ﷺ میں نمازیں پڑھنے سے کروڑوں درجہ زائد ثواب ملتا رہے گا کیونکہ اس کی کوشش سے ایک مسلمان مرتد ہونے سے بچ جاتا ہے اور ایک گم کردہ راہ قادیانی واپس اسلام کی آغوش میں آ جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے تو اس کو ثواب تو ہوگا ہی لیکن اس کی وجہ سے جتنے آدمی اس نیک کام کو شروع کریں گے یا اس فتنہ کے کفریہ عقائد سے آگاہ ہو کر اپنا ایمان بچائیں گے یا اس فتنہ میں مبتلا لوگ واپس حلقہ بگوش دین متین ہو جائیں گے تو ان سب لوگوں کی نیکیوں میں اس شخص کا بھی مستقل حصہ ہوگا۔ تحفظِ ختم نبوت کا کام ایک ایسے سرمائے کی مثل ہے جو کسی فیض رساں تجارت میں لگا دیا جائے تو اس سے ہمیشہ اس کا منافع ملتا رہے۔ دوسری اہم بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ تحفظ ختم نبوت کے کام کی سرپرستی اور نگرانی براہ راست حضور نبی کریم ﷺ خود فرماتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر راہنمائی بھی کرتے ہیں۔

چنانچہ اس خواب کے بعد آپ واپس ہندوستان تشریف لے آئے جس کے ایک سال بعد یعنی 1891ء میں مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ مسلمانوں کے لیے ایک عظیم فتنہ ثابت ہوا۔ مرزا قادیانی نے دین اسلام سے کھلی بغاوت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالا۔ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو خدا کا نبی اور رسول بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ سے افضل کہا، اپنی باتوں کو احادیث کا درجہ دیا، دین اسلام کو مردہ مذہب کہا، اپنے ماننے والے مرتدوں کو صحابہ رسول کے نام سے پکارا، اپنی کافرہ بیوی کو ام المومنین کے نام سے تعبیر کیا، اپنے گھر والوں کو اہل بیت کا نام دیا، تین سو تیرہ بدری صحابہ کرامؓ کے مقابلہ میں اپنے تین سو تیرہ چیلوں کی فہرست تیار کی، حضور نبی کریم ﷺ کی نقل کرتے ہوئے اپنے ننانوے صفاتی نام رکھے، اپنے زانی بیٹے کو قمر الانبیاء کہا، اپنی فاحشہ بیٹی کو سیّد النساء کہا، قادیان آنے کو ظلی حج قرار دیا، جنت البقیع کے مقابلہ میں قادیان میں ایک بہشتی مقبرہ تیار کروایا، خود کو نبی نہ ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد کہا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد اقصیٰ کہا، اپنے جانشینوں کو خلفاء راشدین کہا، قرآن پاک میں من گھڑت تحریفیں کیں، احادیث رسول ﷺ کو بگاڑا، اقوالِ صحابہؓ و بزرگانِ دینؒ کو مسخ کیا، جہاد کو حرام قرار دیا، انگریز کی اطاعت کو لازمی قرار دیا (نعوذ باللہ)............مرزا قادیانی نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے اپنی بناسپتی اور انگریزی

نبوت کو چلانے اور چمکانے کے لیے دین اسلام، پیغمبر اسلام ﷺ اور مقدس ہستیوں پر انتہائی رکیک حملے کیے۔ مرزا قادیانی اور اس کے شیطانی چیلوں نے جس دریدہ دہنی اور زہر افشانی کا مظاہرہ کیا، اسے تحریر میں لاتے ہوئے قلم کانپتا ہے، جسم پر رعشہ طاری ہوتا ہے، قلب و جگر زخمی ہوتے ہیں، آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں اور روح تڑپتی ہے۔

قدرت نے حضرت پیر مہر علی شاہؒ کو تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے بطور خاص چن لیا تھا۔ چنانچہ سیّدنا پیر مہر علی شاہؒ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے میدان میں نکل آئے اور مرزا قادیانی کا ہر میدان میں محاسبہ کیا۔ مسلمانوں کو اس فتنہ کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا۔ کچھ عرصہ بعد مرزا قادیانی نے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کو چیلنج بھیجا کہ آؤ! لوگوں کے ایک جم غفیر کے سامنے، میں بھی سورۃ الفاتحہ کی تفسیر لکھتا ہوں اور آپ بھی سورۃ الفاتحہ کی تفسیر لکھیں، جس کی تفسیر بہترین ہو، وہ سچا اور جس کی ناقص ہو، وہ جھوٹا۔ پیر صاحبؒ نے مرزا قادیانی کے اس چیلنج کے جواب میں فرمایا کہ تمہارا چیلنج منظور ہے لیکن ایک شرط ہے کہ اس اجتماع میں تم بھی اپنے کاغذ پر قلم رکھ دو، میں بھی اپنے کاغذ پر قلم رکھ دوں گا۔ جس کا قلم خود بخود چلے اور تفسیر قرآن لکھ دے، وہ سچا اور جس کا قلم خود بخود نہ چلے وہ جھوٹا۔ مرزا قادیانی نے جواب میں اس طرح چپ سادھی، گویا دنیا سے رخصت ہوگیا۔ (تحریک ختم نبوت از شورش کشمیریؒ)

بعد ازاں حضرت پیر مہر علی شاہؒ نے مرزا قادیانی کو چیلنج بھیجا کہ حق و باطل کے فیصلہ کے لیے بادشاہی مسجد لاہور میں آجاؤ۔ ہم دونوں مسجد کے ایک مینار پر چڑھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چھلانگ لگاتے ہیں۔ جو سچا ہوگا، وہ بچ جائے گا اور جو کاذب ہوگا، وہ مرجائے گا۔ مرزا قادیانی یہ چیلنج سن کر یوں گم سم ہوگیا جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ (تحریک ختم نبوت از شورش کشمیریؒ)

مرزا قادیانی نے اپنی عادت خبیثہ کے مطابق پھر پیر صاحبؒ کو کسی بات کا چیلنج بھیجا تا کہ عوام میں شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں۔ قدرت نے پیر صاحبؒ کو ایسا رعب اور جلال نصیب کیا تھا کہ مرزا قادیانی ان کا نام سن کر تھر تھر کانپنے لگ جاتا تھا۔ پیر صاحبؒ نے جواب میں چیلنج بھیجا کہ آؤ ہم دونوں ایک بہت بڑے جلتے ہوئے تنور میں چھلانگ لگاتے ہیں۔ جو سچا ہوگا، وہ بچ جائے گا اور جو جھوٹا ہوگا، وہ جل کر بھسم ہوجائے گا۔ مرزا قادیانی اس مقابلہ میں بھی دم دبا کر بھاگ گیا۔ (سیارہ ڈائجسٹ، اولیائے کرام نمبر)

ایک عرصہ بعد قادیانی جماعت کا ایک وفد حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی خدمت

میں حاضر ہوا اور کہا کہ ایک اندھے اور ایک اپاہج یعنی لنگڑے کے حق میں آپ دعا کریں، دوسرے اندھے اور لنگڑے کے حق میں مرزا قادیانی دعا کرے۔ جس کی دعا سے اندھا اور لنگڑا ٹھیک ہو جائیں، وہ سچا ہے، اس طرح حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ پیر صاحب نے جواب میں کہا کہ یہ بھی منظور ہے لیکن مرزا قادیانی سے یہ بھی کہہ دیں کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آ جائے، ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں۔ اس پر مرزا قادیانی کو پیر صاحب کے سامنے آنے کی ہمت نہ پڑی۔ اس موقع پر پیر مہر علی شاہؒ نے فرمایا: ''یہ دعویٰ میں نے از خود نہیں کیا تھا بلکہ عالم مکاشفہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے جمال باکمال سے میرا دل اس قدر قوی اور مضبوط ہو گیا تھا کہ مجھے یقین کامل تھا کہ اگر اس سے کوئی بڑا دعویٰ بھی کرتا تو اللہ تعالیٰ ایک جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف ضرور مجھے سچا ثابت کرتے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ جو شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے، اس کی پشت پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ ہوتا ہے۔'' پیر صاحب کا یہ احساس تائید ربانی سے بہرہ ور تھا کیونکہ تحفظ ختم نبوت کی اس جدوجہد میں شروع ہی سے آپ کو حضور سید المرسلین ﷺ کے بے پایاں لطف و کرم کی تجلیاں اپنی آغوش میں لیے ہوئے تھیں۔

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد و عزائم اور مرتدانہ سرگرمیوں کے جواب میں پیر مہر علی شاہؒ نے انتہائی عالمانہ اور معرکۃ الآرا تصانیف لکھیں جن میں شمس الھدایہ اور سیف چشتیائی شہرہ آفاق حیثیت رکھتی ہیں۔ پیر صاحبؒ نے ان کتابوں کا ایک ایک نسخہ مرزا قادیانی کو بھی بھیجا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ مرزا قادیانی کی جانب سے ان دلائل اور عقائد جن کو قرآن و حدیث کی روشنی میں پیر صاحب نے باطل اور کفریہ قرار دیا تھا، دفاع کیا جاتا اور علمی جواب دیا جاتا۔ لیکن اس کے برعکس آنجہانی مرزا قادیانی اسے پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور پیر صاحبؒ کی شان میں بکواس شروع کر دی۔ (نقل کفر، کفر نہ باشد)۔ مرزا قادیانی نے پیر صاحبؒ کو ملعون لومڑی، نادان، چور، کذاب، نجاست خور، جاہل، بے حیا اور گوہ کھانے والا کہا۔ (استغفر اللہ۔ معاذ اللہ)

(نزول المسیح صفحہ 62 تا 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 440 تا 459 از مرزا قادیانی)

ایک اور کتاب میں اول فول بکتے ہوئے مزید لکھا:

❑ ''مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین، تجھ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔''

(اعجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی ذہنی حالت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ قادیانی عقائد کے مخالفانہ کتاب ملنے پر اس نے نہ صرف پیر صاحب کو برا بھلا کہا بلکہ اس پورے علاقے اور اس کے مکینوں کو بھی ملعون قرار دے ڈالا۔ جبکہ قادیانی جماعت کا نعرہ ہے: ''محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں۔'' عجیب بات ہے کہ مخالفت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے کی اور لعنت گولڑہ کے تمام رہنے والوں پر کی اور وہ بھی قیامت تک۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر گولڑہ کی سرزمین پر کوئی قادیانی آباد ہو گیا تو کیا وہ بھی اس ابدی لعنت کا مستحق ہوگا؟

جولائی 1900ء میں مرزا قادیانی نے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کو مناظرے کا چیلنج دیا تو پیر صاحب نے اس چیلنج کو مرزا قادیانی کی تمام شرائط پر قبول کر لیا۔ لیکن جب مرزا قادیانی کو پتا چلا کہ جناب پیر صاحب مناظرہ کے لیے لاہور تشریف لا رہے ہیں تو اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور مقررہ تاریخ کو وہ اس مناظرہ میں نہ آیا اور پیٹھ دکھا کر بھاگ گیا۔ بعد میں اس نے مندرجہ ذیل عذر کیا:

- ''اور میں بہر حال لاہور پہنچ جاتا مگر میں نے سنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتھ ہیں۔ اور ایسا ہی لاہور کے اکثر سفلہ اور کمینہ طبع لوگ گلی کوچوں میں مستوں کی طرح گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور نیز مخالف مولوی بڑے جوشوں سے وعظ کر رہے ہیں کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔ تو اس صورت میں لاہور میں جانا بغیر کسی احسن انتظام کے کس طرح مناسب ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 461 طبع جدید از مرزا قادیانی)

حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

- ''ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے، بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 286 طبع جدید از مرزا قادیانی)

- ''اور میرے ساتھ تو خدا تعالیٰ کے پاسبان ہیں کہ وہ میری میرے دشمنوں سے حفاظت کرتے ہیں۔'' (خطبہ الہامیہ صفحہ 64 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 110، 111 از مرزا قادیانی)
- ''براہینِ احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیش گوئی ہے کہ قتل وغیرہ کے منصوبوں سے میں بچایا جاؤں گا۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 234 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 234 از مرزا قادیانی)

تحفظ ختم نبوت کے لیے پیر صاحب کی گرانقدر کوششیں تیرہ سو سال کے اولیا و مشائخ کی روحانی قوتوں کا فیضان تھا اور نہ جانے کون کون سی ہستیاں آپ کی پشت پناہ تھیں۔ ایک بزرگ حضرت سید چانن شاہ جابہ شریف اس عرصے میں اپنے ایک خواب کی کیفیت یوں بیان کرتے تھے:

❑ ''میں نے ایک فوج کو علَم لہراتے دریائے جہلم کے پل پر سے لاہور کی طرف جاتے دیکھا جس میں سے ایک صاحب نے میرے پوچھنے پر بتایا کہ ہم بغداد شریف سے آ رہے ہیں اور پیر صاحب گولڑہ شریف کی نصرت کے لیے جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کے مقابلے پر لاہور جا رہے ہیں۔''

مناظرہ سے فرار کے باوجود مرزا قادیانی نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر حضرت پیر مہر علی شاہؒ سے چھیڑ چھاڑ جاری رکھی۔ آخری قادیانی حربہ جو استعمال کیا گیا یہ تھا کہ 1907ء میں قادیانیوں نے عوام الناس میں یہ بات پھیلا دی کہ آنے والے جیٹھ کے مہینے میں حضرت پیر مہر علی شاہؒ کا انتقال ہو جائے گا۔ پیر صاحبؒ کے عقیدت منداس سے بڑے پریشان ہوئے کہ مبادا مرزا قادیانی تنگ آ کر پیر مہر علی شاہؒ کو قتل نہ کروا دے۔ چنانچہ حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے پیر بھائی جناب میاں محمد قریشیؒ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی حفاظت کے لیے مناسب انتظام کے لیے کہا۔ لیکن پیر مہر علی شاہؒ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا کہ ''میاں محمد موت تو برحق ہے اور سب کو اس کا ذائقہ چکھنا ہے۔ تسلی رکھو، اس سال کے جیٹھ میں مہر علی شاہؒ نہیں مرے گا۔'' چنانچہ 1908ء کے جیٹھ کا مہینہ آیا تو مرزا قادیانی برانڈرتھ روڈ لاہور میں واقع احمدیہ بلڈنگ کے ٹٹی خانہ میں مرا اور جہنم واصل ہو گیا۔ یوں پیر صاحبؒ اپنی ولائت کی صداقت کا ایک اور نشان چھوڑ گئے۔ (تاریخ محاسبہ قادیانیت از پروفیسر خالد شبیر)

مجاہد ختم نبوت حضرت پیر مہر علی شاہؒ (جن کے نام سے ہی مرزا قادیانی کانپتا تھا) نے 1902ء میں ایک پیش گوئی کی تھی جو مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے پر ہنس رہی ہے............ آپ بھی ملاحظہ کیجیے:

❑ ''ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ زادھا اللّٰہ شرفا میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنا اور جواب سے مشرف ہونا، یہ نعمت (مرزا) قادیانی کو کبھی نصیب نہ ہوگی''۔

(سیف چشتیائی، صفحہ 108، شائع شدہ 1902ء)

اس پیش گوئی کے شائع ہونے کے بعد مرزا قادیانی تقریباً چھ سال زندہ رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے مدینہ منورہ کی حاضری کی توفیق نہ دی۔

حضرت پیر مہر علی شاہؒ گولڑوی کے عقیدت مندوں سے پرزور درخواست ہے کہ وہ فتنہ قادیانیت کے خلاف جانی و مالی جہاد کر کے پیر صاحبؒ کی تحریک کو دوبارہ زندہ کریں۔ آپؒ کی روح اپنے عقیدت مندوں اور مریدوں سے پکار پکار کر کہتی ہے کہ اگر تم میرے سچے مرید اور عقیدت مند ہو تو اتفاق و اتحاد کی فضا پیدا کر کے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دو۔ قادیانیوں کا مکمل طور پر معاشرتی اور معاشی بائیکاٹ کرو۔ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھو۔ اپنے شہروں اور دیہاتوں میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کرو۔ قادیانیوں کی طرف سے شعائر اسلامی استعمال کرنے پر معززین علاقہ کے ہمراہ متعلقہ تھانہ جا کر قادیانی ذمہ داران کے خلاف قانون کے مطابق مقدمہ درج کرائیں۔ اپنے حلقہ احباب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اچھی طرح متعارف کرواؤ تا کہ کسی مسلمان کی متاعِ ایمان نہ لٹ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا تحفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلہ کے نام سے
فرار کفر جس طرح ہو مسجد الحرام سے
مسیلمہ کے جانشیں گرہ کٹوں سے کم نہیں
کتر کے جیب لے گئے پیمبری کے نام سے

دفاعِ ختمِ نبوّت کونسل پاکستان خط و کتابت کورس

پی۔ او۔ باکس نمبر 81۔ جی پی او۔ دی مال۔ لاہور پاکستان

زیر سرپرستی

◉ جسٹس (ر) میاں نذیر اختر (قائم مقام چیف جسٹس، لاہور ہائی کورٹ)

◉ ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی (پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس، پی ایچ ڈی (فقہ) (ر) سابق کمشنر سیکرٹری)

0331-4421965, 0322-4356986, 0321-3178878 0333-4432090

www.difaekhatmenabowat.com